روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 27 مارچ 2000ء - 20 ذی الحج 1420 ہجری - 27 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 69

سب کچھ خدا کو سونپ دیا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سوتے وقت جو دعا سکھائی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

اے اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کرلی اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کردیا اور تجھے ہی اپنا سہارا بنایا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب اذا بات طاھراً - حدیث 5952)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عذاب اور راحت کو جو گناہوں کی پاداش یا نیکیوں کی جزا میں دی جاتی ہے۔ ہم بہت جلد سمجھ سکتے ہیں (-) اس بات کو ہر شخص جو خدا کو مانتا ہے۔ اقرار کرتا ہے کہ انسان خدا ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی ساری خوشیوں کی انتہا ساری راحتوں کی غایت اسی میں ہو سکتی ہے کہ وہ سارے کا سارا خدا ہی کا ہو جاوے اور جو تعلق الوہیت اور عبودیت میں ہونا چاہئے۔ یا یوں کہو کہ ہے۔ جب تک انسان اس کو مستحکم نہیں کرتا اور اسے حیّزِ فعل میں نہیں لاتا۔ وہ سچی خوشحالی کو پا نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے آنے کی یہی غرض ہوتی ہے اور وہ اسی اہم مقصد کو لے کر آتے ہیں کہ وہ انسان کو یہ گمشدہ متاع واپس دینا چاہتے ہیں۔ جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان رشتہ کی ہوتی ہے' مگر جب انسان خدا سے دور ہٹ جاتا ہے' تو وہ اپنے آپ کو اس محبت کی زنجیر سے الگ کرلیتا ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہونی چاہئے اور یہ فعل انسان کا ہوتا ہے اور اس پر خدا کا یہ فعل ہوتا ہے کہ وہ بھی اس سے دور ہٹتا ہے۔ اور اسی بُعد کے لحاظ سے انسانی قلب پر تاریکی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جس طرح آفتاب کی طرف سے دروازہ بند کرنے پر ظلمت اور تاریکی سے کمرہ بھر جاتا ہے۔ اسی طرح پر خدا سے منہ پھیرنے سے اندرونہ انسانی ظلمت سے بھرنے لگتا ہے اور جوں جوں وہ دور ہوتا جاتا ہے ظلمت بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی ظلمت ہے جو جہنم کہلاتی ہے' کیونکہ اسی سے ایک عذاب پیدا ہوتا ہے۔ اب اس عذاب سے اگر بچنے کے لئے وہ یہ سعی کرتا ہے کہ ان اسباب کو جو خدا تعالیٰ سے بُعد اور دُوری کا موجب ہوئے ہیں چھوڑ دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور جیسے کھڑکیوں کے کھول دینے سے گئی ہوئی روشنی واپس آکر تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔ اسی طرح پر سعادت کا نور جو جاتا رہا تھا۔ وہ اسی انسان کو جو رجوع کرتا ہے پھر دیا جاتا ہے اور وہ اس سے پورا مستفید ہونے لگتا ہے۔ اور توبہ کی یہی حقیقت ہے جس کی نظیر ہم قانون قدرت میں صاف مشاہدہ کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 17-18)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 94

24 جولائی 1999ء
نشر- 26 جولائی 1999ء

فرمایا:-
سب سے پہلے تو اردو کلاس کی طرف سے آپ سب کو بہت بہت اہلاً و سہلاً و مرحبا سلام اور پیار

عزیزہ رضوانہ بنت عبدالرحیم صاحب (جرمنی) نے نظم پیش کی۔

نظم

اکثر شب تنہائی میں
کچھ دیر پہلے نیند سے

گزری ہوئی دلچسپیاں
بیتے ہوئے دن عیش کے

بنتے ہیں شمع زندگی
اور ڈالتے ہیں روشنی

میرے دل صد چاک پر

عزیزہ قرۃ العین بنت سلطان احمد صاحب ملک نے حضور انور ایدہ اللہ کے کلام کے چند اشعار سنائے۔

نعتیہ کلام

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نام محمدؐ کام مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادی کامل رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کے جلوہ حسن کے آگے شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم صلی اللہ علیہ وسلم

اک جلوے میں آناً فاناً بھر دیا عالم کر دیئے روشن
اتر دکھن پورب پچھم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اول و آخر، شارع و خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

خطوط

فرمایا:-
ایک ضروری خط ہے جو آپ کو سنانا ہے۔
ایک بچی نے بڑا اچھا خط لکھا ہوا ہے عائشہ مبشر نے ڈرگ روڈ سے اردو کلاس کو سلام اور پیار اور تصویریں بھیجی ہیں۔

دوسرا خط آیا ہوا ہے ایک بچی کی طرف سے جو خدا کے فضل سے کافی قابل تعلیم یافتہ اور بڑی عمر کی ہیں بشریٰ بشیر صاحبہ کا ہے۔ اس لئے میں نے الگ کیا ہے کیونکہ اس میں اردو کلاس کے متعلق بڑی اچھی اچھی باتیں کی ہوئی ہیں اور یہ خط ہے بھی اردو کلاس کے نام۔

اچھی سی اردو کلاس السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج شریف کیسے ہیں آپ لوگ سب کو اردو سکھا رہے ہیں آپ لوگوں نے اردو کی بہت پیاری محفل سجائی ہوئی ہے۔ دل چاہتا ہے موٹے بچے کو دونوں کلوں سے پکڑ کے پیار سے کھینچوں مگر بڑے بچے کو یہ کام خود سے کرنا پڑے گا۔

میں اردو کی طالبہ ہوں۔ مجھے بھی اس کلاس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

(فرمایا:-
غالباً اردو میں یہ ایم اے ہیں۔ یا کر رہی ہیں۔ بہت تعلیم یافتہ بچی ہے۔)

مومن خان مومن کی جو غزلیں پڑھی گئیں بہت ہی مزہ آیا۔ پھر ان کی تشریح سے یوں لگتا تھا کہ پہلی دفعہ سمجھ آئی ہے کہ مومن خان کیا کہہ رہے ہیں۔

ایک بچی وجیہہ نے "اکثر شب تنہائی میں" ایسی پڑھی ہے کہ ہوش اڑا دیئے کبھی دنیا میں ایسی آوازیں

"اکثر شب تنہائی میں"

کسی نے نہیں پڑھی نہ آئندہ پڑھ سکے گا جیسے وجیہہ پڑھ گئی ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کچھ نہ کچھ پلیز سنا دیں۔

وجیہہ اور ان کی بہن نے مل کر "اکثر شب تنہائی میں" اپنے مخصوص اور مقبول انداز میں مسحور کن آوازوں میں پیش کی۔

شب تنہائی

اکثر شب تنہائی میں
کچھ دیر پہلے نیند سے

گزری ہوئی دلچسپیاں
بیتے ہوئے دن عیش کے

بنتے ہیں شمع زندگی
اور ڈالتے ہیں روشنی

میرے دل صد چاک پر

کہتی ہیں۔ بہت مترنم اور پرسوز آواز ہے دل میں اتر گئی دوبارہ سننے کی درخواست ہے دل بے قرار ہے اور ملیحہ کی نظموں کے ساتھ لہجے کا زیر و بم اور سلمیٰ کی نقلیں بہت مزے دار ہیں موٹے بچے کا ایک اور انداز یاد آگیا جب اس نے نظم

ہوں اللہ کا بندہ

پڑھی تو اتنا مزہ آیا کہ ہنس ہنس کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ خدا کے لئے اس سے ایک دفعہ سنوا دیں۔
موٹے بچے نے یہ نظم اپنے مخصوص بھولپن انداز میں سنائی۔

اللہ کا بندہ

خدا کی عبادت، رسولوں کی نصرت
قیام شریعت، ھدیٰ کی اشاعت

مرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں

طلب میں خدا کی، بہت خاک چھانی
ہر اک دین دیکھا ہر اک جا دعا کی

پھر انجام پوچھو تو میں احمدی ہوں
مرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں

عزیزہ مریم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا کلام مترنم آواز میں پیش کیا۔

حضور کا کلام

ہے حسن میں ضو غم کے شراروں کے سہارے
اک چاند معلق ہے ستاروں کے سہارے

اک شعلہ سا لرزاں ہے سر گور تمنا
اک غم جئے جاتا ہے مزاروں کے سہارے

تو روٹھ کے امیدوں کا دل توڑ گیا ہے
اے میری امنگوں کے سہاروں کے سہارے

ناداری میں ناداروں کے رکھوالے تھے کچھ لوگ
بخشش کے بھکاری، گنہگاروں کے سہارے

وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دم رخصت
میں نے نہیں جینا نگہ داروں کے سہارے

وہ جن کو نہ راس آئے طبیبوں کے دلاسے
شاید کہ بہل جائے نگاروں کے سہارے

آ بیٹھ مرے پاس میرا دست تہی تھام
مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

فرمایا:- جزاکم اللہ آپ کی آواز بہت اچھی ہے۔
آج کافی لوگوں کو شامل ہونے کا موقع مل گیا ہے آئندہ جب یہ رواج ہو جائے گا تو اور بھی کلاس بھر جایا کرے گی۔ باہر سے آنے والے بچوں کا بھی حق ہے۔

دعوت

آج کے کھانے کی دعوت ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ہارٹلے پول کی طرف سے ہے جس کی مہمانی کا شرف آپ سب کلاس کو اس سے پہلے ہارٹلے پول میں ہو چکا ہے۔ ہارٹلے پول میں مزہ آتا تھا وہاں پہاڑیوں پہ گئے اور سمندر کے کنارے مچھلیاں کھائیں ڈاکٹر حمید نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ آپ سب کے ٹھہرانے کا بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔

پھر وہ بیمار ہو گئے تھے پھر اللہ نے ان کو شفا بخشی۔ آج ان کی امی بھی آئی ہوئی ہیں۔ وہ بھی بیمار ہو گئی تھیں وہ بھی ٹھیک ہو گئی ہیں۔ ان کے بھائی بھی آئے ہوئے ہیں ان کا بیٹا بھی آیا ہوا تھا۔
آج کی دعوت ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی طرف سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنی شفا کی خوشی میں اردو کلاس کو دعوت میں یاد رکھا ہے۔

دعا

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے پیارے

اچھل چکا ہے بہت نام لات و عزیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اچھال دے پیارے

حیات بخش وہ جس پر فنا نہ آئے کبھی
نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے
بجھا دے آگ مرے دل کی آب رحمت سے
مصائب اور مکارہ کو ٹال دے پیارے

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک عظیم الشان پہلو

”وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا“

پیشگوئی مصلح موعود میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارہ میں الہامی الفاظ کہ ”وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا“ سے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

سیدنا المصلح الموعود کی شخصیت کا ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہونا ایک مسلم امر ہے۔ اسی طرح اپنے مقام کے اعتبار سے منفرد ہونے کا اعزاز بھی آپ کے عظیم الشان مقام کا عکاس ہے۔ آپ نے اپنے اس مقام کو نہایت پر شکوہ انداز میں کھول کر بیان بھی فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”میں اس لئے ہی خلیفہ نہیں ہوں کہ حضرت خلیفہ اول (۔) کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (۔) کے ذریعے اس کی خبر دی تھی گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء ص 18، 17)

حضرت مصلح موعود کی جوانی کا نظارہ

ایسے عظیم الشان انسان کی عظمت و رفعت کا ذکر تو قیامت تک چلتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اور جو شخص بھی آپ کے غیر معمولی مقام کے کسی پہلو کو بھی بیان کرے گا تو یہ امر اس کے لئے باعث سعادت رہے گا۔ اور یہ سعادت ایک موقع پر پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور و صدر شعبہ نفسیات و فلسفہ پنجاب یونیورسٹی) کے حصہ میں بھی آئی۔ 1912ء میں سیدنا المصلح الموعود سفر حج سے جب واپس تشریف لائے تو امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کرنے والوں میں محترم قاضی صاحب بھی شامل تھے آپ نے حضور کی اس وقت نوعمری کی شخصیت کا جو نقشہ کھینچا وہ بلاشبہ آپ کے صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہونے کا عکاس ہے۔

محترم قاضی صاحب اس واقعہ کا ذکر کچھ اس طرح فرماتے تھے۔

”1912ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فریضہ حج ادا کر کے واپس تشریف لائے تو امرتسر کے اسٹیشن پر امرتسر کی جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔ یہ میرا پہلا نظارہ ہے جو میں نے آپ کی شخصیت کا کیا۔ پس وہ دن اور یہ دن۔ ایک مستقل یاد رکھے ہوئے ہوں۔ اس وقت میری عجیب کیفیت تھی۔

کاش میں بیان کر سکتا! میں نے دیکھا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی ہے جو ہمارا بزرگ ہے ’لیڈر ہے‘ قابل احترام ہے اور عظیم انسان بننے والا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کو دیکھ کر آپ کے بوڑھے اور جوان ہونے کا فرق محسوس نہیں ہوتا تھا۔ 1924ء میں حضور ولایت تشریف لے گئے تو وہاں کے ایک اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ جوان آدمی ہیں وہ پڑھ کر احساس ہوا کہ ہمارے حضرت صاحب جوان ہیں! قدرت نے جوان عمر میں ایک رعب عطا کیا ہوا تھا۔ جس میں حضور کی جوانی چھپی رہتی۔ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن اس پر سنجیدگی غالب تھی۔ سر پر سفید پٹکا باندھے ہوئے تھے۔ پاؤں میں پمپ شو قسم کی کالی چمکدار گرگابی پہنی ہوئی تھی۔ آپ کا چہرہ‘ لباس‘ غرضیکہ آپ کا مجموعی تشخص بہت دلکش تھا آپ کو دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ اس لئے کہ ہمارے امام یعنی بانی جماعت احمدیہ کے بیٹے ہیں اور اپنے باپ کی طرح خوبصورت اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں۔ یہ احساس آخر وقت تک قائم رہا۔ حضور گاڑی سے اترے۔ احباب سے مصافحہ کیا اور بے تکلفی سے احباب سے باتیں کرتے رہے۔“

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 296)

میری زبان سے خدا بول رہا ہے

سیدنا المصلح الموعود نے پیشگوئیوں کے رنگ میں جو پر شوکت خطابات فرمائے آنے والے زمانے نے گواہی دی کہ واقعی یہ کلام ایک صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت کا کلام تھا جو اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا گیا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی راہ مستقیم میں روک نہ بن سکی۔ انہی خطابات میں ایک موقع پر آپ نے بالخصوص اہل لاہور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے اہل لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دین (حق) کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا۔ اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا اور رسوا کیا جائے گا وہ تباہ و برباد کیا جائے گا مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ (دین حق) کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں‘ میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ (۔) اے محمود میں اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بے شک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت (دین حق) کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔“

(الفضل 18 فروری 58ء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اشاعت دین کی ایک مستحکم بنیاد سیدنا حضرت المصلح الموعود کے دور خلافت میں قائم فرما دی۔ آج اسی بنیاد پر اکناف عالم میں نہایت عظیم الشان انداز میں اشاعت دین کا کام جاری ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود میں صاحب دولت کے الفاظ دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے عملی رنگ میں حضور کی بابرکت ذات میں مجتمع رہے۔ لیکن ہمیں یہ ضرور معلوم کرنا ہوگا کہ فی الحقیقت ایک احمدی کے لئے سب سے بڑی دولت کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

”قرآن سب سے بڑی دولت ہے اور کوئی سچا (احمدی) یہ کس طرح پسند کر سکتا ہے کہ اس کا گھر اس دولت سے خالی ہو۔“

(سوچنے کی باتیں ص 10)

پس حضور قرآن کریم جیسی سب سے بڑی دولت کے فیضان سے سرفراز کئے گئے تھے۔ آپ کو قرآن کریم کے ایسے ایسے معارف عطا کئے گئے جس سے آپ کے صاحب دولت ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی۔

آپ فرماتے ہیں ”قرآن کریم کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مضامین ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے القاء اور الہام کے طور پر مجھے سمجھائے ہیں۔“

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 483)

نیز فرمایا ”مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف عطاء کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا.... میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں نئے معارف بیان کروں گا۔“ (تبلیغ حق ص 65)

دہلی کے جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد معارف قرآنیہ سے متعلق اپنے چیلنج کو دہراتے ہوئے فرمایا۔

”اب بھی میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں۔ مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔“

پھر وہ وقت بھی جلد آیا جب دنیا نے تسلیم کیا کہ سیدنا المصلح الموعود کی تفسیر قرآن ہی حقیقی دین کو پیش کرتی ہے۔ چنانچہ سید جعفر حسین صاحب بی۔اے۔ایل ایل بی حیدر آباد دکن جنہوں نے قرآن کریم کی متعدد تفاسیر مطالعہ کی ہوئی تھیں ان کے بعد تفسیر کبیر کا مطالعہ کیا تو آپ کے اندر ایک نیا نور پیدا ہوا اور انہوں نے یوں سمجھا کہ انہوں نے اپنے مقصد زندگی کو پالیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

”میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا.... تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور (دین) نظر آیا اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں (دین) سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔“

(الفرقان دسمبر 65)

بالآخر آپ کے پاس غیر معمولی قرآنی دولت کے سب قائل ہوئے۔ مخالفین احمدیت میں مولوی ظفر علی خان صاحب کا نام ایک دور میں سر فہرست رہا ہے۔ یہی مولوی صاحب ایک موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود کے علم قرآن میں برتری کے اظہار پر مجبور ہو کر کہتے ہیں۔

”کان کھول کر سنو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے.... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔“

(ایک خوفناک سازش ص 196 مؤلفہ مظہر علی اظہر)

صاحب دولت ہونے کے ناطے سے آپ نے قرآنی دولت کو ہر رنگ میں ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے عظیم الشان بنیادیں قائم فرما دیں۔ آپ کی نہایت مبارک خلافت میں قرآن کریم کے 16 زبانوں میں تراجم کا جو کام ہوا وہ بھی آپ کے صاحب شکوہ اور عظمت ہونے کا منہ

بولتا ثبوت ہیں۔

انگریزی، ڈچ، جرمن، سواحیلی، ہسپانوی، پرتگالی، اطالوی، روسی، فرانسیسی، انڈونیشین اور ملائی وغیرہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مکمل ہو کر شائع ہو چکے تھے۔

اسی طرح آپ کے دور خلافت میں دنیا بھر میں جماعتی مراکز کا قیام آپ کی عظمت پر ایک اور گواہ ہے۔

دنیا بھر میں جماعتی مراکز

1914ء میں بیرون از برصغیر صرف ایک جماعتی مرکز تھا جو انگلستان میں قائم ہوا تھا۔ حضور کے دور خلافت میں دنیا کے اہم ممالک میں ایسے مراکز کا جال بچھا دیا گیا۔ جن میں جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سپین، شمالی امریکہ، گیمبیا، انڈونیشیا، سنگاپور، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، کینیا، یوگنڈا، جنوبی افریقہ، ماریشس، فجی، شام، مصر، ایران اور جاپان وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کے مبارک دور میں بیرون از برصغیر بہت سے ممالک میں سینکڑوں بیوت الذکر تعمیر ہوئیں جنہوں نے آنے والے دور میں تعمیر ہونے والی ہزاروں بیوت الذکر کے لئے سنگ میل کا کام دیا۔ اس عظیم صاحب دولت کے دور میں 1923ء میں جرمنی میں (بیت الذکر) کے لئے اس زمانہ میں ایک لاکھ روپیہ فراہم کیا گیا (جو آج کا اندازاً پانچ کروڑ روپیہ بنتا ہے) مولوی ظفر علی خان نے باوجود شدید مخالفت کے سلسلہ احمدیہ کے متعلق لکھا۔

”یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔“

(زمیندار 9۔ اکتوبر 1932ء)

لاہور کے ہفت روزہ شیعہ اخبار ”رضاکار“ نے یکم مئی 1960ء کی اشاعت میں روزنامہ نوائے وقت سے اس کے نمائندہ حفیظ ملک کا مراسلہ زیر عنوان ”افریقہ میں تبلیغ اسلام“ نقل کر کے لکھا۔

”محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے مراسلہ میں احمدی (مربیان) اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی (مربیان) کس طرح عیسائی مشنریوں کا سرتوڑ مقابلہ کر کے لاکھوں افریقیوں کو احمدی بنا رہے ہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی (مربیان) کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے اور انہیں خراج تحسین ادا کیا۔“

تحریک شدھی میں عظیم کردار

شدھی کی تحریک کے استیصال میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کا کردار آپ کے صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہونے کا بین ثبوت ہے۔

مارچ 1923ء میں آریہ سماجی راہنما شدھی تحریک میں اپنی بظاہر فتح پر بہت مسرور تھے۔ اسلام کا دشمن شردھانند نہایت تکبر سے یہ خبریں دے رہا تھا کہ

”نواح آگرہ میں راجپوتوں کو تیز رفتاری سے شدھ کیا جا رہا ہے اور اب تک چالیس ہزار تین سو راجپوت ملکانے، گوجر اور جاٹ ہندو ہو چکے ہیں.... ایسے لوگ ہندوستان کے ہر حصے میں ملتے ہیں۔ یہ پچاس ساٹھ لاکھ سے کم نہیں اور اگر ہندو سماج ان کو اپنے اندر جذب کرنے کا کام جاری رکھے تو مجھے تعجب نہ ہو گا کہ ان کی تعداد ایک کروڑ تک ثابت ہو جائے۔“

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 2 ص 312)

ان حالات میں وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت اس عزم و ہمت کے ساتھ میدان میں اترے کہ رہتی دنیا تک دین حق کے دفاع کے باب میں ایک زندہ و جاوید مثال قائم کر دی۔ اس موقع پر آپ کے آہنی اور پر شکوہ عزم کا کچھ اندازہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی اس روایت سے کیا جا سکتا ہے حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

”1923ء کی مجلس مشاورت میں خاکسار موجود تھا۔ حضور نے شدھی کے متعلق تقریر کی اور ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ اگر آریہ قوم اپنے مال و دولت کے بل بوتے پر شدھی کو کامیاب کرنا چاہتی ہے تو میرا اندازہ ہے کہ اس وقت میری جماعت کی کل جائیداد کی قیمت کا اندازہ دو کروڑ روپیہ کے قریب ہو گا میری جماعت یہ سب املاک و جائیداد اس تحریک شدھی کے خلاف قربان کرنے سے دریغ نہ کرے گی۔“

(سوانح فضل عمر جلد 2 ص 319)

چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کی پر شکوہ قیادت میں شدھی کی تحریک کے استیصال کے معرکہ کا آغاز اس طرح ہوا کہ ایک موقع پر احمدی مربیان کی موجودگی میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے شدھی تحریک کے علاقہ میں جا کر بچشم خود جو حالات دیکھے اس کا نقشہ ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

”یہ ایک عظیم الشان جنگ تھی جس کا محاذ قریباً ایک سو میل کی وسعت پر پھیلا ہوا تھا۔ اور اس وسیع محاذ پر (دین حق) اور کفر کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر تخت یا تختہ کے عزم کے ساتھ ڈیرہ جمائے پڑی تھیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 346)

اس جنگ میں صاحب شکوہ و عظمت المصلح الموعود کی قیادت میں مجاہدین احمدیت کے ہاتھوں شدھی تحریک کو جس عبرتناک ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اس کا اقرار خود ہندوؤں اور سکھوں دونوں کی طرف سے برملا کیا گیا۔ چنانچہ ہندو اخبار پرتاپ لاہور نے لکھا۔

”مشکل یہ ہے کہ ہندوؤں کو اپنے ہی ہموطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے کہ اس کے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحہ ہستی سے مٹ سکتی ہے وہ خطرہ ہے تنظیم و تبلیغ کا۔ (احمدیوں) کی طرف سے یہ کام اس تیزی سے ہو رہا ہے کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد سال بہ سال کم ہو رہی ہے اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا تو ایک وقت ایسا آ سکتا ہے جبکہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔“

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 5 ص 371)

مکرم شیخ نیاز علی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور کا بیان 24 جون 1923ء کے اخبار زمیندار میں کچھ اس طرح چھپا۔

”جو حالات فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آ چکے ہیں ان سے صاف واضح ہے کہ (افراد) جماعت احمدیہ (دین) کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانے میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی۔“

اخبار مشرق ”گورکھپور“ نے لکھا (15 مارچ 1923ء)

”جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے اشاعت (دین) کی کوشش کرتی ہے وہ اس زمانے میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی۔“

حضور کے صاحب شکوہ و عظمت ہونے کی ایک جھلک برصغیر کے نہایت معروف فرد خواجہ حسن نظامی جنہیں فن تحریر سے کسی شخصیت کی تصویر کشی کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صاحب شکوہ و عظمت شخصیت کو کچھ اس طرح احاطہ تحریر میں لاتے ہیں۔

”دراز قد، دور اندیش، گندمی رنگ، بڑی بڑی آنکھیں، عمر چالیس سے زیادہ، ذات مغل، پیشہ امامت اور مسیح موعود کی خلافت اور تقریر و تحریر کے ذریعہ قادیانی جماعت کی پیشوائی۔ پنجاب کے قصبہ قادیان میں رہتے ہیں۔ ان کے والد نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ امام مہدی ہیں (۔) اب یہ اپنے والد کے قائمقام اور خلیفہ ہیں۔ آواز بلند اور مضبوط ہے عقل دور اندیش اور ہمہ گیر ہے۔ کئی بیویوں کے شوہر اور کئی بچوں کے باپ اور کثیر التعداد انسانوں کے رہنما ہیں۔ اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل اور فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔“

(الفرقان دسمبر 65ء)

جلسہ سالانہ 1918ء میں عرفان الٰہی پر سیدنا المصلح الموعود کی طویل تقریر پر آریہ سماج کے اخبار ”پرکاش“ نے جو تبصرہ لکھا وہ بذات خود حضور کے صاحب شکوہ اور عظمت ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اخبار لکھتا ہے۔

”جلسہ میں خاص کشش کا باعث میرزا محمود احمد صاحب کے لیکچر تھے۔ ہمیں احمدی دوستوں کی عقیدت اور بردباری کی تعریف کرنی چاہئے کہ میرزا صاحب کے لیکچر پانچ گھنٹے تک ہوتے رہے اور وہ سنتے رہے۔ آریہ سماج کے اندر بڑے سے بڑا دیا کھتا (لیکچرار) بھی یہ ہمت نہیں رکھتا کہ حاضرین کو پانچ گھنٹوں تک بٹھا سکے۔ یہاں تو لوگ ایک گھنٹہ میں اکتا جاتے ہیں۔“

مسلمانان ہند کے لئے خدمات

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے جس بے لوث طریق سے مسلمانوں کی مشکل اوقات میں راہنمائی فرمائی اس سے بھی آپ کا صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہونا عیاں ہوتا ہے۔ آپ نے کتاب ”مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ“ لکھ کر دو قوموں کے تصور کو اجاگر کیا جس کی بناء پر پاکستان وجود میں آیا۔ مدیر روزنامہ سیاست لاہور نے 2 دسمبر 1930ء میں آپ کے متعلق لکھا۔

”آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے، سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے میں آپ نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔“

آزادی کشمیر کی تحریک

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے شاندار کردار ادا کیا۔ بعد ازاں 4۔ اکتوبر 1947ء کو مظفر آباد میں جو حکومت آزاد جموں و کشمیر کا قیام عمل میں آیا وہ بھی آپ ہی کے مشورہ کے مطابق عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ ان دنوں میں ملکی پریس نے حضور المصلح الموعود کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا۔

”جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی اس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور امت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔“

(روزنامہ سیاست 18 مئی 33ء)

نواب بہادر یار جنگ جو برصغیر کی ایک ممتاز

شخصیت اور قائداعظم محمد علی جناح کے بہترین اور بے تکلف دوستوں اور گہرے رفقاء میں سے تھے نے حضرت المصلح الموعود سے ملاقات کے بعد ایک موقع پر کہا "وہ اپنی زندگی میں دو شخصیتوں کی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ دماغی صلاحیتوں سے متاثر تھے ایک حضرت امام جماعت احمدیہ اور دوسرے قائداعظم محمد علی جناح۔"

(تاریخ احمدیت جلد 9 ص 44)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر پاکستان کے مختلف مسائل اور ان کے حل کے موضوع پر حضور کا لیکچر سن کر اسلامیہ کالج کے ایک پروفیسر نے بے ساختہ کہا کہ

"حضور کو تو پاکستان کا پرائم منسٹر ہونا چاہئے۔"

(الفضل 16 فروری 2000ء)

لیکن شاید یہ پروفیسر نہ جانتے تھے کہ حضور کے سر کو تو رب کائنات ابتداء ہی سے شکوہ و عظمت کے تاج سے سرفراز فرما چکا ہے جس کے آگے یہ پرائم منسٹری ہیچ ہے۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا ہے کہ سیدنا المصلح الموعود کے صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہونے کا ذکر تو ہمیشہ چلتا رہے گا اور ایک جہاں آپ کو یاد کرتا رہے گا۔ کچھ ایسے ہی جذبات کا منظوم اظہار ایک موقع پر محترم عبدالسلام اختر صاحب ایم۔اے نے کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔

اے فضل عمر! تجھ کو جہاں یاد کرے گا

اس دہر کا ہر پیر و جواں یاد کرے گا
اے فضل عمر تجھ کو جہاں یاد کرے گا

پائے گا وہ خود اپنی زباں میں بھی لطافت
جو بھی تیرا انداز بیاں یاد کرے گا

اے صاحب اعجاز قلم۔ تجھ کو یہ عالم
جب تک ہے لہو دل میں رواں یاد کرے گا

ہر اہل سخن، اہل نظر، اہل تفکر
حسن نظر و فکر و بیاں یاد کرے گا

اے کوہ وقار! عظمت انسان کے پیکر
عظمت کو تری کوہ گراں یاد کرے گا

القصہ تیرے فیض تیرے جود و کرم کو
جو شخص جہاں ہوگا وہاں یاد کرے گا

(الفرقان دسمبر 65ء)

حضرت مصلح موعود کی نصائح

آخر پر اس صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت کی چند نہایت اہم نصائح اور دعائیں پیش ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔"

(الفضل 20 مئی 59ء)

نیز فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔ سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو (دین) کی آواز پست نہ ہو۔ خدا کا نام ماند نہ پڑے۔ قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں..... خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین

(الفضل 11 نومبر 65ء)

تحریر۔ نجیب احمد فہیم صاحب انجینئر

چینی (Sugar) کیسے بنتی ہے

نوٹ:۔ عام قاری کے لئے مضمون کو سادہ بنانے کی خاطر بعض تفاصیل عمداً حذف کی جا رہی ہیں۔

کبھی آپ نے سوچا ہے کہ اگر دنیا میں مٹھاس نہ ہوتا تو یہ دنیا کتنی پھیکی اور بے مزہ ہوتی قسما قسم کی مٹھائیاں، چاکلیٹ، مشروبات اور بہت سی اشیاء چینی ہی کی مرہون منت ہیں۔ چینی جیسی نعمت کی قدر وہ شخص زیادہ اچھی طرح جانتا ہے جسے استعمال کرنے کی ممانعت ہو آیئے آپ کو بتائیں کہ چینی (Sugar) کیسے تیار کی جاتی ہے۔

عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ شوگر ملوں (Sugar Mills) میں چینی بنائی جاتی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے چینی کو مختلف چیزوں مثلاً گنا، چقندر، کھجور، کیلا، سیب وغیرہ میں پیدا کیا ہے۔ شوگر ملز گنے وغیرہ میں پیدا کی گئی چینی (Sucrose) کو علیحدہ کرتی ہیں۔

دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ شوگر ملز چینی بنانے کا کام نہیں بلکہ گنے میں سے چینی (Sucrose) علیحدہ کر کے مخصوص شکل (Sugar Cube) میں ڈھالنے کا کام کرتی ہیں۔

اگر خدائے رحمان اس نعمت کو پیدا نہ کرتا تو انسان اسے ہرگز حاصل نہ کر سکتا۔ چینی تیار کرنے کی کہانی کچھ یوں ہے کہ گنے کو کھیتوں سے کاٹ کر مختلف ذرائع سے شوگر ملز میں لایا جاتا ہے۔ جہاں گنے کو ٹرالی وغیرہ سمیت وزن کر لیا جاتا ہے بعد ازاں خالی ٹرالی تول کر گنے کا اصل وزن معلوم کر لیا جاتا ہے۔

گنے کو ٹرالی سے اتارنے کے لئے لوہے کے ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کیا جاتا ہے جسے فیڈنگ ٹیبل (Feeding Table) کہتے ہیں۔ اس پلیٹ فارم کے نیچے لگے ہائیڈرالک جیک (Hydraulic Jack) کی مدد سے ٹرالی کے اگلے سرے کو اوپر اٹھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے گنا ٹرالی سے پھسل کر نیچے گر جاتا ہے۔

گنے (سے جوس نکالنے) کی تیاری

Cane Preparation

گنے میں سے مکمل طور پر جوس نکالنے کے لئے اس کو پہلے باریک ٹکڑوں یا ریشوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ مالٹے کی قاش کے اوپر کی باریک جھلی کو اتارا جائے تو قاش کے اندر چھوٹی تھیلیاں (Juice Cells) نظر آئیں گی جن کے اندر جوس بھرا ہوتا ہے۔ اسی طرح گنے کے اندر بھی جوس کی تھیلیاں (Juice Cells) ہوتی ہیں۔ جن کو اگر کاٹ کر یا کھول کر دبایا جائے تو گنے میں موجود زیادہ سے زیادہ رس نکالا جا سکتا ہے۔ گنے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل کرنے کے لئے سب سے پہلے ایک کٹر (Cutter) سے کاٹا جاتا ہے جو ایک شافٹ کے گرد لگی بہت سی چھریوں (Knives) پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ چھریاں ایک منٹ میں چھ سو چکر کے حساب سے گھوم رہی ہوتی ہیں۔ جونہی گنا چھریوں کی زد میں آتا ہے۔ کٹ کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ان ٹکڑوں کو مزید باریک کرنے کے لئے ایک یا دو اور کٹروں (Cutters) میں سے گذارا جاتا ہے اور آخری مرحلہ میں گنے کو باریک ریشوں میں تبدیل کرنے کے لئے گنے کے ٹکڑوں کو ایک ایسی مشین میں سے گذارا جاتا ہے جسے شریڈر (Shredder) کہتے ہیں۔ شریڈر میں گنے کی بالکل روئی کی طرح دھنائی ہوتی ہے اور گنا باریک ریشوں یا ذروں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اب یہ ریشے یا گنے کا برادہ جوس نکالنے کے لئے تیار ہے۔

گنے سے جوس نکالنے کا عمل

(Milling Process)

گنے کو باریک ریشوں میں تبدیل کر کے مل ہاؤس (Mill House) میں لایا جاتا ہے۔ جہاں گنے کے ریشوں کو نچوڑ کر رس نکالا جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے بہت بڑے رولرز (Rollers) سے مدد لی جاتی ہے۔ گنا نچوڑنے والے رولرز (Rollers) کے مجموعے کو مل (Mill) کہتے ہیں۔ اس کی سادہ اور چھوٹی مثال ریڑھیوں پر گنے کا جوس نکالنے والی مشین سے دی جا سکتی ہے مختلف ملوں (Mills) میں سے گذارنے کے بعد گنے میں سے تقریباً اٹھانوے فیصد جوس نکال لیا جاتا ہے گویا مل ہاؤس ایک ایسا سٹیشن ہے جہاں پر گنے میں موجود جوس اور چھلکے کو علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے۔ گنے کے چھلکے کو شوگر انڈسٹری کی اصطلاح میں بگاس (Bagass) کہتے ہیں۔ یہ بگاس بطور ایندھن (Feul) استعمال کی جاتی ہے۔ نیز دوسری فیکٹریوں میں بگاس سے گتا، چپ بورڈ اور ہارڈ بورڈ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

مل ہاؤس سے حاصل ہونے والے جوس کو چھان کر پراسس ہاؤس (Process House) بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں پر جوس سے چینی کی شکل (Sugar Cube) ڈھلنے تک کے مختلف مراحل طے کئے جاتے ہیں۔

یوں تو دنیا میں جوس سے چینی تیار کرنے کے بہت سے طریقے رائج ہیں لیکن یہاں پر صرف D.R.P (Defication, Remeltation, Phosphitation) طریقہ کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

جوس سے کثافتیں علیحدہ کرنا

(Juice Clarification)

جوس کو سب سے پہلے تقریباً 75 درجے سینٹی گریڈ تک گرم کر کے مناسب مقدار میں چونے کا پانی (کیلشیم ہائیڈرو آکسائیڈ) ملایا جاتا ہے تاکہ اس جوس میں موجود غیر ضروری اجزاء (Non Sugar Particles) الگ (Precipetate) ہو جائیں اس چونے ملے جوس کو دوبارہ گرم کر کے کلیریفائر (Clarifier) میں داخل کیا جاتا ہے۔ جو کہ بہت بڑے گول ٹینک پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہاں پر جوس میں ایک کرشل کیمیکل ملایا جاتا ہے۔ تاکہ جوس میں موجود غیر ضروری اجزاء تہہ نشین ہو جائیں۔ اس طرح نتھرا ہوا جوس (Clear Juice) علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور کلیریفائر (Clarifier) کی تہہ میں بیٹھی ہوئی کثافتوں کو علیحدہ کر لیا جاتا ہے جسے شوگر انڈسٹری کی اصطلاح میں مڈ (Mud) کہتے ہیں۔ جو کہ آپ نے اکثر شوگر ملوں کے ارد گرد ڈھیریوں کی شکل میں دیکھا ہوگا۔ جس پر مالٹا رنگ (Orange Colour) کی الی (Fungus) لگی ہوتی ہے۔ یہ مڈ (Mud) بطور ایندھن اور کھاد استعمال ہوتا ہے۔ آیئے اب واپس جوس کی طرف چلتے ہیں۔

عمل تبخیر و عمل قلماؤ

(Evaporation and Crystallization)

کلیریفائر سے حاصل ہونے والے صاف اور نتھرے ہوئے جوس (Clear Juice) میں سے پانی کو خشک کرنے کے لئے جوس کو بہت بڑے ڈرم نما برتنوں (Evaporators) میں بھاپ کی مدد سے گرم کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جوس میں موجود پانی بہت حد تک خشک

(Evaporate) ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ جوس گاڑھا ہو جاتا ہے جسے سیرپ (Syrup) کہتے ہیں۔

اس سیرپ کو دوبارہ قدرے مختلف قسم کے بڑے ڈرم نما برتنوں (Pans) میں بھاپ کی مدد سے ایک خاص حد تک گرم کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سیرپ میں چینی کی قلمیں (Sugar Crystals) کو ایک خاص مشین (Centrifugal Machine) کے ذریعے الگ کر لیا جاتا ہے۔ ان قلموں کو دیسی چینی (Raw Sugar) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفیدی مائل بھورا ہوتا ہے۔

چینی کو خالص بنانا

(Purification and Refining of Sugar)

حاصل ہونے والی دیسی چینی (Raw Sugar) کے دانوں کے ساتھ کچھ کثافتیں بھی لگی ہوتی ہیں۔ اس لئے دیسی چینی کو مزید صاف کرنے اور خالص چینی حاصل کرنے کے لئے دیسی چینی کو گرم پانی میں حل کر کے محلول بنا لیا جاتا ہے۔ اس محلول سے خالص چینی (Refined Sugar) حاصل کرنے کے لئے اس کو ٹیلو ہاؤس (Telo House) بھیجا جاتا ہے اور اس محلول کو تقریباً 85 درجے سنٹی گریڈ تک گرم کر کے اس میں مختلف کمرشل کیمیکل ملائے جاتے ہیں۔ اور خاص عمل سے تمام کثافتیں محلول کی سطح پر اٹھ آتی ہیں جنہیں علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح حاصل ہونے والا شیرہ (Liquor) تقریباً 98 فیصد تک خالص ہوتا ہے۔

جس طرح پہلے ڈرم نما برتنوں (Pans) میں سیرپ (Syrup) کو گرم کر کے قلمیں بنائی گئی تھیں۔ اسی طرح خالص شیرے (Fine Liquor) کو بھی قلموں (Crystals) میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ قلمیں (Sugar Crystals) سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان قلموں کو شیرے سے الگ کر لیا جاتا ہے۔ یہ وہی چینی ہوتی ہے جو بازار سے ملتی ہے۔ لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ ابھی تو اس چینی کو مزید خوبصورت بنانا باقی ہے کیونکہ یہ چینی گیلی ہوتی ہے اس لئے اسے گرم ہوا کی مدد سے سکھایا جاتا ہے اس کے بعد اس چینی کو مختلف چھلنیوں سے چھان کر مطلوبہ سائز کے دانے والی چینی علیحدہ کر لی جاتی ہے۔ جبکہ مطلوبہ سائز سے موٹے اور باریک دانے والی چینی کو دوبارہ محلول بنا کر چینی بننے کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔

جب مطلوبہ سائز کے دانے والی چینی علیحدہ ہو جاتی ہے تو اسے تھیلوں (Bags) میں بھر کر وزن کر لیا جاتا ہے۔ ہر تھیلے (Bag) میں 50 کلو گرام چینی ہوتی ہے۔ ان تھیلوں کو گوداموں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور حسب ضرورت فروخت کیا جاتا ہے۔

اگر مذکورہ بالا تمام کہانی کو چند فقروں میں سمیٹا جائے تو وہ کچھ یوں ہوگی کہ گنے کو باریک ٹکڑوں میں تبدیل کرنے کے بعد نچوڑ کر جوس نکالا جاتا اور اس سے کثافتیں علیحدہ کی جاتی ہیں پھر اس کو گرم کر کے دیسی چینی بنائی جاتی ہے۔ دیسی چینی کو محلول بنا کر دوبارہ کثافتیں الگ کی جاتی ہیں اور پھر سفید چینی بنتی ہے۔ جو کہ بازار سے دستیاب ہوتی ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق گنے کا جوس نکلنے سے لے کر چینی کا دانہ بننے تک 10 سے 15 گھنٹے کا وقت درکار ہوتا ہے۔

چند مزید معلومات

آخر میں پاکستان میں چینی تیار کرنے کی صنعت (Sugar Industry) کے متعلق چند معلومات پیش خدمت ہیں۔

پاکستان میں ماہ نومبر سے اپریل تک چینی تیار کرنے کا موسم (Season) ہوتا ہے رفتہ رفتہ اس کا دورانیہ کم ہوتا جا رہا ہے۔

پاکستان بننے سے قبل اس علاقے میں دو شوگر ملیں (Sugar Mills) تھیں۔ جن میں سے ایک راہوالی شوگر ملز ضلع گوجرانوالہ اور دوسری فرنٹیئر شوگر ملز تخت بائی (صوبہ سرحد) تھی۔ راہوالی شوگر ملز اب مکمل طور پر بند ہو چکی ہے۔

اور اب پاکستان میں شوگر ملز کی تعداد 76 ہے۔ جن میں سے 39 شوگر ملیں پنجاب میں 30 سندھ میں' 6 سرحد میں اور ایک آزاد جموں کشمیر میں ہے جبکہ صوبہ بلوچستان جو کہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اس میں کوئی شوگر مل نہیں۔

دنیا بھر میں چینی تیار کرنے کے لئے جو خام مال استعمال ہوتا ہے وہ گنا اور چقندر (Beet) ہے پاکستان میں زیادہ تر گنے سے ہی چینی تیار کی جاتی ہے تاہم صوبہ سرحد میں تین شوگر ملیں گنے کے علاوہ چقندر سے بھی چینی تیار کرتی ہیں۔ جو کہ خزانہ شوگر ملز پشاور' پریمیئر شوگر ملز مردان (Premier Sugar Mills) اور فرنٹیئر شوگر ملز تخت بائی (Frontier Sugar Mills) ہیں۔

گنے سے حاصل ہونے والی چینی کی نسبت کچھ یوں ہے کہ پچھلے سال سیزن 99-98ء کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ سندھ میں ایک سو کلو گرام گنے سے 8.962 کلو گرام چینی حاصل ہوئی جبکہ صوبہ پنجاب میں 7.796 کلو گرام اور صوبہ سرحد میں 7.957 کلو گرام چینی حاصل ہوئی اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ صوبہ سندھ کا گنا نسبتاً زیادہ میٹھا ہے۔

اس سال پاکستان بھر میں گنے سے 3531073.95 ٹن (ایک ٹن = ہزار کلو گرام) چینی تیار کی گئی۔ جبکہ چقندر سے 10687.40 ٹن (Tonn) چینی تیار کی گئی۔ اور ایک سو کلو گرام چقندر سے 8.47 کلو گرام چینی حاصل ہوئی۔

پاکستان میں چینی تیار کرنے کی صنعت (Sugar Industry) کے متعلق مناسب حکمت عملی نہ ہونے کی وجہ سے یہ صنعت مسلسل بحران کا شکار ہے اگر بروقت مناسب اقدام نہ کئے گئے تو یہ صنعت رفتہ رفتہ دم توڑ دے گی۔

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ۔ بشارت احمد انیس صاحب

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ایک تعارفی پروگرام

یہ پروگرام 13-نومبر کو FRIEDRICHS DORF (جرمنی) میں منعقد ہوا

کچھ عرصہ قبل ایمنسٹی انٹرنیشنل نے رابطہ کر کے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چونکہ ہر ماہ ایک میٹنگ کا اہتمام کرتے ہیں اور ہر بار کوئی خاص موضوع ہوتا ہے چنانچہ اس بارہ وہ احمدیت کے بارے میں موضوع رکھنا چاہتے ہیں۔ جس پر جماعت نے خوشی سے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امیر صاحب کی خدمت میں خط اور آمدہ دعوت نامہ ارسال کیا گیا اور مناسب مدد کی درخواست کی گئی۔ اسی طرح متعلقہ دوست مسٹر Kugelmann سے رابطہ کیا گیا نیز صدر جماعت باد ہومبرگ بھی ان سے ملے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

مورخہ 13-نومبر بوقت چار بجے میٹنگ کا آغاز ہونا تھا جس کی بابت دو اخبارات میں اعلان شائع کیا گیا چنانچہ وقت مقررہ پر خاکسار' صدر صاحب جماعت باد ہومبرگ' ریجنل سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ اور چند احباب کے ساتھ وہاں پہنچا تو میٹنگ کے شروع ہونے سے قبل غیر متوقع طور پر یہاں ایک معروف اخبار "Taunus Zeitung" کی نمائندہ نے جماعت احمدیہ کے مقاصد کے متعلق بعض سوالات کئے۔ خاکسار نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے جس کے کچھ حصے ایک بڑی تصویر کے ساتھ 16-نومبر کے شمارہ میں شائع کئے گئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد وڈیو کیسٹ کے ذریعہ جماعت کا تعارف اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوالات و جوابات کے پروگرام کا کچھ حصہ دکھایا گیا تو حاضرین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ جب پہلی دفعہ وڈیو بند کرنے لگے تو حاضرین کے اصرار پر مزید کچھ دیر کے لئے وڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ بعد ازاں مکرم و محترم لئیق احمد صاحب منیر (مربی سلسلہ) نے جماعت کا مختصر مگر جامع تعارف کروایا اور سوالات کرنے کی دعوت دی۔ وہاں پر موجود خواتین و حضرات نے بہت سے سوالات کئے جن کے مکرم امام صاحب نے تفصیل سے جوابات دیئے۔ ان سوالات میں عورت کا مقام' سکولوں میں بچوں کے مسائل اور دینی تعلیم' شادی' پاکستان میں احمدیوں کے حالات' شامل تھے۔ اختتام کا وقت 18:00 بجے تھا مگر لوگوں کی دلچسپی اس قدر زیادہ تھی کہ مسٹر Kugelmann کی درخواست پر 19:00 بجے کے قریب ختم کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز پر انہوں نے محترم امام صاحب' مکرم عبداللطیف صاحب اور خاکسار کا تعارف کروایا اور آج کے پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس پروگرام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 18 سے زائد افراد جن کی اکثریت جرمن تھی شامل ہوئی احمدی احباب سمیت تعداد 35 تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اس پروگرام کے سارے انتظامات مسٹر Kugelmann اور ان کے ساتھیوں نے کئے تھے چنانچہ چائے اور کافی کے علاوہ مٹھائی' کھجوریں' بسکٹ' چپس وغیرہ بہت سی چیزیں انہوں نے احباب کے کھانے کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی خرچ کے بغیر ایک نشست کا اہتمام ہوا۔

اسی طرح Taunus Zeitung نے نشست سے پہلے بھی خبر شائع کی اور بعد میں بھی تصویر کے ساتھ اس کی اشاعت کی جو ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موجب بنی۔ الحمدللہ۔ ایک اور اہم بات یہ بھی تھی کہ نشست کے بعد بھی بعض لوگ دیر تک موجود رہے جن میں دو اساتذہ اور ایک حکمران پارٹی SPD کے رکن بھی شامل تھے اور اخبار میں خبر پڑھ کر آئے تھے وہ مزید باتیں کرنا چاہتے تھے محدود وقت کی بناء پر ان سے بعد میں رابطہ کا وعدہ کیا گیا تاہم انہوں نے اپنے پتہ جات نوٹ کروائے اور ہمارا پتہ بھی نوٹ کیا بلکہ ایک ٹیچر نے خود درخواست کی کہ ہمیں ضرورت پڑتی رہتی ہے اور بعض معاملات میں مشکل ہوتی ہے اس لئے جماعت دین سے متعلق معلومات کے بارہ میں ہماری مدد کرے خاکسار نے کہا کہ آپ ضرور رابطہ کریں ایسا ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس نشست کے بہترین ثمرات سے نوازے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2000ء)

☆☆☆☆☆☆

فونوگراف

1877ء میں تھامس ایڈیسن نے ایک فونوگراف (گراموفون) ایجاد کیا۔ یہ ہاتھ سے گھمانے والا آلہ تھا۔ یہ مشین آواز کی لہروں کے اتار چڑھاؤ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہوائی دباؤ کو ریکارڈ کرتی تھی۔ 1894ء میں چارلس پاتھی اور اس کے بھائی ایمل نے فونوگراف کی ایک فیکٹری لگائی۔ یہ مختلف ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا جدید شکل میں آگیا اور 1935ء میں AEG ایک جرمن کمپنی نے جدید ٹیپ ریکارڈر بنایا۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ وسیم صاحب آف جرمنی لکھتے ہیں۔ میرے والد محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ابن مکرم میاں اللہ یار صاحب (مرحوم) آف بستی محمود آباد چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ حال دارالعلوم غربی ربوہ 21 اور 22۔ مارچ 2000ء کی درمیانی شب دو بجے بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 65 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

مرحوم بہترین داعی الی اللہ تھے اسی سلسلہ میں کئی سال تک ایک مقدمہ بھی جھنگ کی عدالت میں چلتا رہا۔ محکمہ تعلیم میں بطور انگلش ٹیچر شامل ہوئے۔ ایم۔ اے بی ایڈ کیا تقریباً 25 سال گورنمنٹ سروس کرنے کے بعد مڈل سکول کوٹ امیر شاہ نزد ربوہ سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائرمنٹ لی۔

آپ کا جنازہ بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھایا۔

پسماندگان میں بیوہ اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عالم دین صاحب کارکن نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 12۔ مارچ 2000ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔

مرحومہ کا جنازہ 13۔ مارچ 2000ء کو بعد از نماز ظہر بیت مہدی گولبازار میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی وچیئرمین آر پکو نے پڑھایا بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے قبول احمدیت کے بعد بڑی مشکلات کا سامنا کیا اور بڑے استقلال سے قائم رہیں۔

مرحومہ نے اپنی یاد میں 4 بیٹے 3 بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

کہ مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم صوفی فضل الٰہی صاحب حلقہ شالی چھاؤنی لاہور 25۔ فروری 2000ء حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 80 سال انتقال فرما گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے اسی دن پڑھایا آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر لاہور میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ آپ اپنی زندگی میں سیکرٹری وقف جدید/ آڈیٹر جماعت احمدیہ حلقہ شالی چھاؤنی لاہور رہے اس کے علاوہ آپ جماعت احمدیہ پشاور میں آڈیٹر جماعت بھی رہے موصوف نے اپنی یادگار 5 بچے چھوڑے ہیں۔

موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

کوہ پیمائی کا مقابلہ

○ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

پہاڑ پر چڑھنے کا ایک مقابلہ

Rock Climbing Competition

2-3۔ اپریل 2000ء کو سید پور گاؤں اسلام آباد کی پہاڑیوں پر منعقد ہو گا۔ مرد عورتوں کے لئے الگ الگ کیٹیگریز اور سٹیمیں (?) مقرر ہوں گی۔ انٹری فیس -/50 روپے ہو گی۔ انتظامیہ کی طرف سے یوتھ ہاسٹل اسلام آباد میں مفت رہائش فراہم کی جائے گی۔ رجسٹریشن اور دیگر تفاصیل کے لئے درج ذیل افراد سے رابطہ قائم کریں۔

1۔ عزیز احمد۔ وزارت سیاحت سپورٹس کمپلیکس اسلام آباد۔ فون 051-9203509

2۔ آفتاب رانا۔ ایڈونچر فاؤنڈیشن پاکستان۔ ایڈونچر ان۔ اسلام آباد فون 051-825805

3۔ کرنل منظور حسین۔ الپائن کلب آف پاکستان۔ ایف ڈبلیو او ہاؤس۔ آر۔ اے بازار راولپنڈی۔ فون 051-9271321

4۔ دی ایڈونچر کلب پاکستان پی او باکس 2071 اسلام آباد

درخواست دعا

○ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور عرصہ چند ماہ سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں موصوفہ کی جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم محمد شریف صاحب (ر) اسٹیشن ماسٹر نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع راولپنڈی، اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔

(الف) الفضل کے خریداروں سے چندہ اور بقایا جات کی وصولی۔

(ب) توسیع اشاعت الفضل کے لئے خریدار بنانا۔ جملہ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گوریلا جنگ کا آغاز

چیچن صدر ارسلان مسخادوف نے کہا ہے کہ گروزنی پر دوبارہ قبضہ کیلئے مجاہدین نے گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ جنوبی پہاڑیوں پر موجود جانبازوں کے حملہ سے 20 روسی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ مسخادوف نے کہا کہ روسی فوج کو علاقے سے نکال کر دم لیں گے۔ ادھر روسی وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ جانبازوں کا صفایا کرنے کیلئے فوج نے آخری کارروائیاں شروع کر دی ہیں اور روسی طیاروں نے اہم پہاڑیوں پر بمباری بھی شروع کر دی ہے۔

چیچنیا میں قتل عام کے ناقابل تردید شواہد

امریکہ نے روس کی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ چیچنیا کی لڑائی میں روسی فوج کے ہاتھوں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی غیر جانبدارانہ اور شفاف انداز میں تحقیقات کرائے۔ امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائیٹ نے جنیوا میں انسانی حقوق کمیشن کو بتایا کہ چیچنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات انتہائی سنگین ہیں ان کی فوری طور پر تحقیقات کی جانی چاہئیں انہوں نے کہا کہ امریکہ کو چیچنیا میں لوگوں کو اندھا دھند قتل کرنے اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے ٹھوس اور ناقابل تردید شواہد ملے ہیں۔

بھارتی صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات کشیدہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کا دورۂ بھارت، وزیر اعظم واجپائی اور صدر کے آر نرائن کے درمیان اختلافات اور کشیدگی پیدا کرنے کا موجب بن گیا ہے بھارتی وزیر اعظم اور صدر کے درمیان اختلافات صدر نرائن کی اس تقریر کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں جو انہوں نے راشٹریہ بھون (ایوان صدر) میں صدر کلنٹن کے اعزاز میں دی جانے والی ضیافت کے دوران کی۔ انگریزی اخبار ایشین ایج کی رپورٹ میں بھارتی صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات پیدا ہونے کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ صدر نرائن نے اپنی اختلافی تقریر میں بالواسطہ تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا کو محض ایک گاؤں کا سربراہ نہیں چلا سکتا۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم واجپائی کی جانب سے صدر نرائن کی اس تقریر پر شدید برہمی کا اظہار کیا گیا ہے۔

بھارت پر پابندیوں کا خاتمہ سی ٹی بی ٹی سے مشروط

امریکہ نے بھارت سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا معاملہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے مشروط کر دیا ہے جبکہ امریکی سرمایہ کاری کے حوالے سے بھی دونوں ممالک کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ امریکی وزیر تجارت نے بھارتی وزیر خزانہ سے مذاکرات میں اقتصادی پابندیاں ختم کرانے کے لئے سی ٹی بی ٹی میں شمولیت اور امریکی سرمایہ کاری میں اضافہ کے لئے کسٹم ڈیوٹیوں کی شرح میں کمی کا مطالبہ کیا۔ ان دونوں مطالبات کو بھارتی وزیر خزانہ نے مسترد کر دیا۔

تھائی لینڈ میں حادثہ 38۔افراد ہلاک

تھائی لینڈ میں مسافروں بھرا ٹرک بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا جس سے 38۔افراد ہلاک ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ افراد ایک کھیت میں کام کرنے کے بعد واپس آ رہے تھے کہ اچانک ٹرک کو حادثہ پیش آگیا۔ 26۔افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 12۔افراد زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ گئے۔ 28۔افراد کی لاشیں شناخت کر لی گئیں۔

امریکہ کو روس اور چین سے خطرہ

امریکی سی آئی اے کے ڈائریکٹر جارج ٹنٹ نے سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی سے کہا ہے کہ نہ صرف روس بلکہ چین بھی اب امریکہ میں کسی بھی مقام تک ضرب لگا سکتا ہے۔ ایک اعلیٰ وار ہیڈ میزائل جو چین کے بیس نوکلیئر وار ہیڈ میزائلوں کے ذخائر میں سے ایک ہے امریکہ کے مختلف حصوں کیلئے ایک خطرہ سمجھا جا رہا ہے۔ ٹنٹ نے کمیٹی سے کہا کہ روس اور چین دونوں ممالک کے پاس پورے امریکہ میں فوجی اور دیگر نشانوں پر ضرب لگانے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔

سوڈان میں گردن توڑ بخار-50 ہلاک

سوڈان میں گردن توڑ بخار کے باعث 50۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں جن میں زیادہ تر بچے اور بوڑھے شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سوڈان کے جنوبی مرکزی گاؤں جوبا میں دواؤں کی قلت کے باعث یہ اموات ہوئیں علاقے میں درجہ حرارت بڑھنے اور زیادہ آبادی کے باعث ملیریا اور گردن توڑ بخار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ریفرنڈم ہو گا نہ آزادی کا اعلان

تائیوان کے نومنتخب صدر چن شوئی بیان نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ جب تک چین تائیوان پر حملہ نہیں کرے گا وہ تائیوان کی آزادی کا اعلان نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا جب تک میں صدر رہوں گا قومی پالیسی کی تجویز کی حمایت نہیں کروں گا بلکہ تائیوان کی آزادی یا خود مختاری کے لئے ریفرنڈم بھی نہیں کرایا جائے گا

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 25 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 27۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-26
منگل 28۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-38
منگل 28۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-01

پاکستان کو نہیں بچائیں گے

قومی سلامتی کے امریکی مشیر نے جے پور بھارت میں واشنگٹن پوسٹ سے انٹرویو میں کہاکہ جنگ ہوئی تو پاکستان کو نہیں بچائیں گے۔ کشمیر پر بھارت کے ساتھ محاذ آرائی کے نتیجہ میں پاکستان ختم ہو سکتا ہے۔ کلنٹن پاکستانیوں کو اپنی پریشانی سے آگاہ کریں گے۔ کشمیر پہ محاذ آرائی سے پاکستان کے وسائل تیزی سے ختم ہو رہے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ پاکستان کے خاتمے کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ پاکستان بطور ریاست ناکامی کے خطرہ سے دوچار ہے۔ پاکستان سیاسی اور اقتصادی مسائل سے گھرا ہوا ہے۔ یہاں دہشت گرد گروپ ہیں۔ صدر کلنٹن کشیدگی کم کرنے اور جمہوریت کی بحالی پر زور دیں گے۔

طیارہ کیس میں وکیل صفائی کی بحث

طیارہ کیس میں اصل ملزموں کو استغاثہ نے گواہ بنالیا۔ وکیل صفائی خواجہ سلطان نے اپنے دلائل شروع کرتے ہوئے کہاکہ شہباز شریف' سعید مہدی' اور سیف الرحمان کے خلاف 150۔ افراد سے تفتیش کے باوجود کوئی ثبوت حاصل نہیں ہو کا۔ کسی گواہ نے ان کا نام نہیں لیا۔ بارہ اکتوبر کو چھ بجکر پینتالیس منٹ کے بعد ائرپورٹ اور ائرٹریفک کنٹرول پر جو کچھ ہوا اس کی ذمہ دار فوج ہے۔ مدعی اور استغاثہ ایف آئی آر کے اندراج میں 28۔ روز کی تاخیر کا کوئی جواز پیش نہیں کرسکے۔

اگر عدالتیں انصاف نہ کریں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد احمد خان نے کہاہے کہ اگر عدالتیں انصاف نہ کریں تو انکی موجودگی کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ عدلیہ آزاد ہے فوجی حکومت نے عدلیہ کو دھمکی دی نہ تشدد کیا۔ عدالتوں کے کام میں مداخلت نہیں کی جارہی خدشات بے بنیاد ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہاکہ عدلیہ کی اتھارٹی براہ راست خداتعالیٰ کی طرف سے ہے اگر انصاف نہ کیا گیا تو خدا کا عذاب ہم سب پر نازل ہوگا۔ ججوں کا ضمیر ہی ان پر چیک ہے۔

پاکستان کشمیر بھول جائے

امریکہ نے کہاہے کہ پاکستان کشمیر کو بھول جائے امن و جمہوریت کا راستہ اپنائے ورنہ ناکام ریاست بن جائے گا۔ امریکی صدر کے پاکستان میں چند گھنٹے رکنے کا مطلب فوجی حکومت کی توثیق ہرگز نہیں۔ وہ امن مشن کے لئے جارہے ہیں تاہم ان معاملات میں فوری نتائج کی توقع نہیں۔ امریکی اہلکار مائیک ہیمر نے کہاکہ پاکستان کشمیر میں مداخلت چھوڑ دے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان جو لاس ہارٹ نے کہاکہ پاکستان اپنی توانائی بھارت سے جھگڑے میں ضائع نہ کرے۔

وکیل صفائی کا الزام

طیارہ کیس میں وکیل صفائی نے الزام لگایا کہ حکومت نے بلیک باکس کی ریکارڈ شدہ بات چیت مسخ کرائی۔ امین اللہ چوہدری نے جان بچانے کیلئے سراسر جھوٹا بیان ریکارڈ کرایا۔

منتخب ارکان کو تنخواہیں نہیں ملیں گی

قومی تعمیر نو بیورو کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) تنویر نقوی نے کہاہے کہ ضلعی اسمبلی' تحصیل اور یونین کونسلوں کے منتخب ارکان کو تنخواہیں الاؤنس یا مراعات نہیں ملیں گی۔ یہ لوگ عوام کے خادم ہونگے۔ ڈسٹرکٹ اسمبلی کو چیف میئر سمیت صوبائی اسمبلی اکیلے دو تہائی اکثریت سے نہیں توڑ سکے گی بلکہ وفاقی سینٹ کی توثیق درکار ہوگی۔ اگر چیف میئر کے کہنے پر ڈسٹرکٹ پولیس افسر ماتحت کو معطل نہ کرے تو خود معطل ہوگا۔

اقبال رعد قتل کی تحقیقات

طیارہ سازش کیس میں نواز شریف کے وکیل اقبال رعد اور دیگر دو افراد کے قتل کی تحقیقات کے لئے حکومت نے سپریم کورٹ کے جج قاضی محمد فاروق پر مشتمل انکوائری کمیشن قائم کردیا ہے۔ کمیشن 30۔ دن کے اندر اندر اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کردے گا۔

جنرل پرویز نے برا سلوک نہیں کیا

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے اپوزیشن سے نواز شریف جیسا برا سلوک نہیں کیا۔ انہوں نے بلدیاتی الیکشن کرانے کا خیر مقدم کیا۔ اور قومی انتخابات کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔

جماعت اسلامی کا ریفرنڈم

جماعت اسلامی نے اپنے انتظامات کے تحت سی ٹی بی ٹی پر جو ریفرنڈم کرایا اس کے نتائج کا اعلان کردیا ہے اس کے مطابق 98ء56 فیصد لوگوں نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے خلاف رائے دی ہے۔ جماعت اسلامی نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ افراد نے ووٹ ڈالے۔

سیاسی جماعتوں نے شیڈول مسترد کردیا

سیاسی جماعتوں نے فوجی حکومت کا انتخابی شیڈول مسترد کردیا ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہاکہ حکومت ایسے اقدامات سے محض اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتی ہے۔ کلثوم نواز نے کہاکہ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہاہے۔

جنرل مشرف سے واحد اختلاف

بینظیر بھٹو نے کہاہے کہ ہمیں جنرل مشرف سے صرف جمہوریت کی بحالی کے مسئلے پر اختلاف ہے۔ عام انتخابات جلد کرائے جائیں۔ سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کیا جائے۔ اور کرپٹ لوگوں کو سیاست سے نکال باہر کیا جائے۔ امریکہ نے گذشتہ سال پاک بھارت جنگ سے بچایا۔ حالات پھر کشیدہ ہیں۔ کلنٹن مداخلت کریں۔

کشمیر ایٹمی جنگ کا باعث بن سکتا ہے

امریکی رسالے نیوزویک نے کہاہے کہ جنوبی ایشیا دنیا کا خوفناک ترین علاقہ ہے۔

چائنیز برگر' چکن سینڈوچ' فش اینڈ چپس' اٹالین آئس کریم
ہبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

ہر سائز میں ڈبل بیڈ سنگل بیڈ صوفے کی گدیاں اور ریگسین بھی دستیاب ہے۔
فوم سنٹر
گول بازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ ۔ دکان گلی کے اندر ہے

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

MEDICAL EQUIPMENT
ECG, CARDIAC MONITORS,
DEFIBS, ULTRASOUND &
PRINTERS, XRAY, CT SCAN
ALL HOSPITAL & LAB EQUIPMENTS
IMS
21 Bank Sqr. Mkt
Model Town Lahore
Tel: 042-5865976 &
Mob: 0303-7584801

رقبہ و باغ برائے فروخت
موضع کوٹ امیر شاہ ملحقہ ربوہ میں بہترین جنت نظیر موقع پر واقع تقریباً 13 ایکٹر مختلف اقسام کے پھلوں سے آراستہ باغ اور ملحقہ تقریباً 10 ایکٹر زرعی اراضی جس میں 4 ایکٹر آباد اور 6 ایکٹر غیر آباد بھی برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ ربوہ۔ راجہ رفیق احمد۔ فون 771-04524
رابطہ چنیوٹ۔ نادر علی زیدی 0466-334839
رابطہ لاہور۔ طاہر زیدی
042-7463801-7461596

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباء طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں مختلف ڈپلومہ / شارٹ کورسز کے لئے داخلے جاری ہیں۔ مزید معلومات کالج آکر یا بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید کمپیوٹرز کا نیٹ ورک ☆ ائرکنڈیشنڈ لیب ☆ انٹرنیٹ ☆ فری ای میل ☆ بغیر اضافی فیس ٹائپنگ ٹریننگ بذریعہ کمپیوٹر۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور صبح و شام کلاسز کا انتظام کردیا گیا ہے۔
نیشنل کالج ربوہ
23 شکور پارک ربوہ۔ فون 212034
E-mail:angels@brain.net.pk
angels@fsd.comsats.net.pk

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61